بندۂ مومن کا معاملہ بہت تعجب خیز اور قابلِ رشک ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَنَا بِفَضْلِهِ مُؤْمِنِينَ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَكُونَ لِنِعَمِهِ شَاكِرِينَ، وَعَلَى الضَّرَّاءِ صَابِرِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! نبی رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ»[2]. بندۂ مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اسکے ہر معاملے اور ہر حال میں اس کیلئے خیر ہی خیر ہے اور یہ رتبہ مؤمن ہی کو حاصل ہے اگر اسکو خوشی اور راحت

(١) آل عمران : ٢٠٠ .
(٢) مسلم : ٥٣١٨.

پہونچتی ہے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے پس یہ اس کیلئے خیر ہی خیر ہے اور اگر اسے کوئی دُکھ اور رنج پہونچتا ہے تو وہ (اسکو اپنے رب کا فیصلہ یقین کرکے اس پر) صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کیلئے سراسر خیر و برکت ہے، اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے مومنین کی شان اور اللہ جلّ جلالہٗ کے نزدیک ان کے مقام و مرتبہ کو واضح فرمایا ہے اور اس عظیم اجر و ثواب کو بیان فرمایا ہے جو اللہ رب العزت نے مومن بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جب وہ خوشی و مسرت میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور مصیبت اور پریشانی میں صبر کرتے ہیں اور یہ شان اور یہ اجر و ثواب فقط مومن بندے کے لئے ہے جس کا دل خالق کائنات جلّ جلالہٗ کے وجود پر اور اس کی قدرت اور اس کی حکمت پر ایمان سے معمور ہوتا ہے پس وہ اس حقیقت پر یقین رکھتا ہے کہ اس کو جو بھی بھلائی اور نعمت حاصل ہوئی ہے وہ فقط اللہ ہی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے جیساکہ خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾[1]. اور جو بھی نعمتیں تمھارے پاس ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور وہ اس بات پر ایمان رکھتا ہے «مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ»[2]. جو کچھ اسے ملا ہے وہ اس سے ہرگز

---

(١) النحل : ٥٣.

(٢) الترمذي : ٢٠٧٠

فوت نہیں ہوسکتا تھا وہ بہرحال اسے ملنا ہی تھا اور جو کچھ اس کو نہیں مل سکا اور فوت ہوگیا وہ اس کو ہرگز نہیں مل سکتا تھا اس کو بہرحال فوت ہی ہونا تھا پس وہ خوش دلی اور اطمینان قلب کے ساتھ زندگی گذارتا ہے وہ اللہ کی رحمت وعنایت سے مانوس ومطمئن رہتا ہے باری تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ)[1]. اور جو شخص اللہ پر پورا ایمان رکھتا ہے تو اللہ تعالی اسکے دل کو (صبرورضا کی) راہ دکھادیتا ہے، اس طرح وہ دنیا میں سعادت مندی کی زندگی گذارتا ہے اور آخرت میں وہ قابل تعریف بندہ بن کر جنت میں داخل ہوگا اللہ جَلّ جَلالُہٗ کا ارشاد ہے: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ)[2]. یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کو (ان کی منزل تک) پہنچادے گا نعمتوں کے باغات میں ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی پس مومن بندہ جنت میں عمدہ بدلہ اور عظیم ثواب پائے گا خدائے رب العالمین کا ارشاد ہے: (وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا)[3]. اور عنقریب اللہ تعالی مومنین کو اجر عظیم عطا فرمائے گا اور ظاہر ہیکہ یہ تمام

---

(١) التغابن : ١١.

(٢) يونس : ٩.

(٣) النساء : ١٤٦.

اجر وثواب اور یہ ساری نعمتیں ایمان کے ثمرات وبرکات کا حصہ ہیں اس لئے نبی رحمت ﷺ ایمان سے متعلق اس طرح دعا فرماتے: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا»[١]. یا اللہ! ایمان کو ہماری نگاہوں میں محبوب بنادے اور اس کو ہمارے دلوں میں مزین کردے یعنی ایمان پر ثابت قدمی اور اس کے ثمرات وبرکات کی زیادتی کے ساتھ ہم پر کرم فرما[٢].

شکر اور صبر کی صفت اپنانے والے میرے بھائیو! بلاشبہ مومن کی ایمانی کیفیت یہی ہونی چاہیے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے «إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ» اگر اسکو خوشی اور راحت پہونچتی ہے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے پس یہ اس کیلئے خیر ہی خیر ہے، چنانچہ وہ راحت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور نعمتوں پر اس کی حمد وثنا کرتا ہے اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی پیروی کرتا ہے یہی تمام انبیاء ورُسُل کی خصلت ہے چنانچہ باری تعالی نے سیدنا نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾[٣]. بلاشبہ وہ شکر گُذار بندے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس طرح تعریف میں فرمائی ﴿شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ﴾[٤]. وہ

---

(١) الأدب المفرد للبخاري : ٦٩٩ ، وأحمد : ١٥٨٩١.
(٢) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (١٧٣٦/٥).
(٣) الإسراء : ٣.
(٤) النحل : ١٢١.

اللہ کی نعمتوں کے شکرگذار تھے، اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے شکر کے بارے میں خدائے عزوجل سے اس طرح دعا کی تھی: (رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ)[1]. اے میرے رب مجھکو اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھکو اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک اعمال کیا کروں جن سے تو راضی ہو، اور ہمارے آقا خاتم الانبیاء ﷺ نے اپنی شکرگُذاری کے متعلق ارشاد فرمایا: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا»[2]. کیا میں (اللہ کا) شکرگُذار بندہ نہ بنوں، نبی کریم ﷺ بہت ہی تضرُّع اور عاجزی کے ساتھ باری تعالی سے یہ دعا کرتے: «اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»[3]. یا اللہ تو اپنے شکر میں اپنے ذِکر میں اور اچھی طرح عبادت کرنے میں ہماری مدد فرما، میرے بھائیو! یقیناً ہم لوگ ہر وقت اللہ کی نعمتوں کے درمیان چلتے پھرتے اور اس کی نعمتوں کے سہارے زندگی گذارتے ہیں پس جس طرف بھی ہماری نگاہ اٹھ جاتی ہے ہمیں اپنے اوپر اللہ تعالی کی عظیم نعمتیں نظر آجاتی ہیں تو کیا ہم لوگ شکرگُذار مومنین میں شامل نہیں ہوں گے اور باری تعالی کی اس نداء کا جواب

(١) النمل : ١٩.
(٢) متفق عليه .
(٣) أحمد : ٨٢٠٢ .

نہیں دیں گے؟:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)[1]. اے ایمان والو جو پاک چیزیں ہم نے تمکو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاو (پیو) اور حق تعالی کی شکر گذاری کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ عبدیت کا تعلق رکھتے ہو، پس جو شخص شکر ادا کرتا ہے تو باری تعالی اس پر اپنا فضل اور احسان بڑھا دیتا ہے اور اس بندے کو مسلسل اللہ کی نعمتیں حاصل ہوتی رہتی ہیں خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے:(نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ)[2]. اپنی جانب سے فضل ونعمت کے طور پر ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں جو شکر کرتا ہے پس شکر کی بدولت نعمتوں کی حفاظت ہوتی ہے خیرات وبرکات کا سلسلہ قائم ودائم رہتا ہے اور بلائیں ٹل جاتی ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ بندوں پر اللہ تعالی کی نعمتوں میں زیادتی ہرگز منقطع نہیں ہوتی یہاں تک کہ بندے ہی کی طرف سے شکر کا سلسلہ رُک جائے[3] اور اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم میں اس وقت تک اضافہ جاری رکھتا ہے جب تک بندے کی طرف سے شکر کا سلسلہ قائم رہتا ہے

---

(١) البقرة : ١٧٢.

(٢) القمر : ٣٥.

(٣) الشكر لابن أبي الدنيا : (ص: ١١).

ارشاد قرآنی ہے: (لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ)[1]. اگر تم لوگ شکر ادا کروگے تو تم کو زیادہ نعمت عطا کروں گا، شکر کرنے والے مومنوں کا یہ دنیاوی بدلہ ہے جبکہ آخرت میں اس کو بلند مقام اور بہترین اجر ملے گا اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ)[2]. اور عنقریب ہم شکر کرنے والوں کو بدلہ دیں گے

اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنے والو! سید الکونین ﷺ نے اس حدیث میں آگے مومن کے صبر کے بارے میں فرمایا «وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ» اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہونچتا ہے تو وہ (اسکو اپنے رب کا فیصلہ یقین کرتے ہوئے اس پر) صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کیلئے سراسر خیر وبرکت ہے بندہ کبھی مال وجان کی طرف سے آزمائش میں مُبتلا یا جاتا ہے تو کبھی آل واولاد اور اہل وعیال کے سلسلے میں امتحان میں ڈالا جاتا ہے[3] خالق کائنات جلّ جلالہ کا ارشاد ہے: (لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ)[4]. یقیناً تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں اور اپنی جانوں میں، پس حکمت اور دانائی کا تقاضا ہیکہ مومن بندہ صبر کے ساتھ مصیبتوں کا سامنا کرے تاکہ وہ مصیبت

(١) إبراهيم : ٧.
(٢) آل عمران : ١٤٥.
(٣) تفسير ابن كثير : (١٧٩/٢).
(٤) آل عمران : ١٨٦.

اور شدت میں اللہ کی مدد حاصل کرلے اور مصیبتوں کو دفع کرنے میں کامیاب ہوجائے اللہ جلّ جلالہ کا فرمان ہے: وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ)[1]. اور صبر کرو یقیناً اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جن چیزوں سے مومن کو صبر کرنے پر مدد حاصل ہوتی ہے اُنہیں میں سے یہ بھی ہیکہ صبر کے وقت مومن اس بات کا استحضار اور یقین رکھے کہ اللہ تعالی اس سے محبت فرماتا ہے اسی لئے اس کو آزمائش میں مُبتَلا کیا ہے پھر اس پر صبر کی توفیق عطا کی ہے باری تعالی کا ارشاد ہے(وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ)[2] اوراللہ تعالی صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالی بندے کو اس لئے مصیبت میں ڈالتا ہے تاکہ اس کو آزمائے اس کے صبر کا امتحان لے اور اس امتحان میں کامیابی پر اس کی قدر و منزلت بڑھادے اور اس کے اجر و ثواب میں اضافہ فرمادے چنانچہ اللہ تعالی نے صبر کرنے والوں سے بلا حساب اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے: (إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ)[3]. صابرین کو ان کا بدلہ بے شمار عطا کیا جائے گا یااللہ یا کریم! ہم کو اپنی نعمتوں پر شکر کی اور مصیبتوں پر صبر کی توفیق عطا فرما ہمارے مال و منال اور آل و اولاد میں خیر و برکت عطا اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں

---

(١) الأنفال : ٤٦ .
(٢) آل عمران : ١٤٦.
(٣) الزمر : ١٠.

شامل فرما *** فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الشَّاكِرِينَ الصَّابِرِينَ، وَوَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)[١].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! جیساکہ عرض کیا گیا اللہ کے مومن اور مخلص بندے کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ دنیا کے اندر جب روزی میں کشادگی راحت و مسرت اور مالک دوجہاں کی قیمتی نعمتوں کو حاصل کرتا ہے پھر اللہ کی طرف سے اس کو شکر کی توفیق مِل جاتی ہے تو اس کے بعد باری تعالی اس کو مزید فضل وکرم عطا کرتا ہے اور اس کے اجر و ثواب میں اضافہ کردیتا ہے «فَكَانَ خَيْرًا لَهُ» پس یہ نعمت اور شکر کی یہ کیفیت اس کیلئے سراپا خیر اور بھلائی بن جاتی ہے،اسی طرح جب اس کو کوئی مصیبت اور تکلیف پہونچتی ہے پس وہ اس مصیبت پر اللہ کیلئے صبر کرلیتا ہے تو وہ بہترین بدلہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اور باری تعالی اسکو اپنی محبت وعنایت عطا کردیتا ہے«فَكَانَ خَيْرًا لَه» پس یہ مصیبت اور صبر کی یہ کیفیت بھی اس کیلئے سراپا خیر اور بھلائی بن جاتی ہے،اور وہ اس حقیقت کا ادراک کرلیتا ہے کہ آزمائشوں کے پردے

سے خدائے عزّوجلّ کی نعمتیں نمودار ہوتی ہیں اور آزمائش و مصیبت تو حقیقت میں عطا اور انعام ہے یہی ایمان کا راز ہے اور یہی ایمانی دولت ہے جس سے بندے کو قلبی سکون اور نفسیاتی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس کو نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کے درمیان اعتدال اور توازن قائم رکھنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے آخر میں بارگاہِ ربِ العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن ہم کو صابر اور شاکر بندوں میں داخل فرمادے اور اپنی رحمت و عنایت سے نوازدے *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينَ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. **اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخْ خَلِيفَةْ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخْ زَايِدْ وَالشَّيخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ:اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.